پوجا ، تپ ، تیرتھ کرنا ، شاستر سننا ، سب ورتھا[1] ہے ۔ اور جو شردھا ہین ڈنبھ سمیت شردھا[2] کرتے ہیں تن کا نرپھل ہوتا ہے اور پتر ان کے نراس جاتے ہیں ۔

یہ بات راجا نے سوچ سمجھ کر بچارا کہ اب پتری کرم کیا چاہیے ۔ پھر راجا ہردت گیا میں گیا اور جا کر اپنے پتروں کے نام لے پھلگو ندی کے کنارے پنڈ دینے لگا کہ اس ندی میں سے تینوں کے ہاتھ نکلے ۔ یہ دیکھ اپنے جی میں گھبرایا کہ میں کس کے ہاتھ میں دوں ، اور کس کے ہاتھ میں نہ دوں ۔

اتنی کتھا کہہ بیتال بولا کہ اے راجا بکرم ! ان تینوں میں سے کسے پنڈ دینا اچت تھا ؟ تب راجا نے کہا ، چور کو ۔ پھر بیتال بولا کس کارن ؟ تب اس نے کہا کہ براہمن کا بیج تو مول لیا گیا ، اور راجا نے ہزار اشرفی لے کے پالا ، اس واسطے ان دونوں کو پنڈ کا ادھیکار نہ ہوا ۔ اتنی بات سن بیتال پھر اسی درخت پر جا ٹنگا ، اور راجا اسے وہاں سے باندھ کر لے چلا ۔

۱- فضول ۔
۲- اعتقاد ۔

انیسویں کہانی[1]

بیتال بولا اے راجا ! چتر کوٹ نام ایک نگر ہے ، تہاں کا روپ دت نام راجا ۔ ایک دن اکیلا سوار ہو شکار کو گیا ، سو بھولا ہوا ایک مہابن میں جا نکلا ۔ وہاں جا کے دیکھتا کیا ہے کہ ایک بڑا سا تالاب ہے ، اس میں کنول کھل رہے ہیں ، اور بھانت بھانت کے پنچھی کاول کر رہے ہیں ۔ تالاب کے چاروں اور برکشو کی گھنی گھنی چھاؤں میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا سگندھوں کے ساتھ آ رہی ہے ۔ یہ بھی دھوپ کا تونسا ہوا تھا ، گھوڑے کو ایک درخت سے باندھ ، زمین پوش بچھا کر بیٹھ گیا ۔ گھڑی ایک بیتی تھی کہ ایک رشی کنیا اتی سندر جوون وتی وہاں پشپ[2] لینے کو آئی ۔ اسے پھول توڑتے ہوئے دیکھ راجا اتی کام کے بس ہوا ۔ جب وہ پھول چونٹ اپنے ستھان کو چلی ، تب راجا بولا کہ ، یہ تمھارا کیسا آچار ہے کہ ہم تمھارے آشرم میں اتتھی[3] آئے ، اور تم ہماری سیوا نہ کرو ! یہ سن کے وہ پھر کھڑی ہوئی ۔ تب راجا نے کہا کہ ایسے کہتے ہیں کہ اتم برن کے گھر جو نیچ برن بھی اتتھی آوے ، تو وہ بھی پوجنیہ

۱- بارکر کے نسخے میں اس کہانی پر عنوان ہے ۔ ”راجا روپ دت اور رشی کی لڑکی کی کہانی ۔“

Buitenen : The Boy who Sacrificed Himself.

۲- پھول ۔
۳- مہمان ۔

ہے ، اور چور ہو یا چنڈال ، شترو ہو یا پتری گھاتک ، پر جو وہ بھی اپنے گھر آوے تو اس کی بھی پوجا کرنی اچت ہے ، کیونکہ اتتھی سب کا گرو ہے ۔ اس طرح سے جب راجا نے کہا ، تب وہ کھڑی ہوئی ۔ پھر دونوں آنکھیں لڑانے لگے ، اس میں وہ منی بھی آپہنچا ۔ راجا نے اس تپسی کو دیکھ نمسکار کیا ، اور ان نے اشیر باد دیا ، کہ چرنجیو رہو ۔ اتنا کہہ اس نے راجا سے پوچھا کہ یہاں کس کارن آئے ہو ؟ اس نے کہا مہاراج ! شکار کرنے آیا ہوں ۔ وہ بولا کہ کس لیے تو مہاپاپ کرتا ہے ؟

ایسا کہا ہے کہ ایک جن پاپ کرتا ہے ، اور انیک جن اس کے پاپ کا پھل بھگتتے ہیں ۔ راجا نے کہا کہ مہاراج ! مجھ پر کرپا کرکے دھرم ادھرم کا بچار کہو ۔ تب وہ منی بولا سنیے مہاراج ! کہ جو جیو ترن[1] جل کھا ، بن باس کرتے ہیں ، تن کے مارنے سے بڑا ادھرم ہوتا ہے ۔ اور پشو پنچھی منش کے پرتی پال کرنے کا بڑا دھرم ہے ۔ اور ایسا کہا ہے کہ جو بھئےمان اور سرن آئے کو نربھئے[2] کر دیتے ہیں ، سو مہادان کا پھل لیتے ہیں ۔ اور ایسا کہا ہے کہ ، کشما[3] برابر تپ نہیں ، اور سنتوش[4] سمان سکھ ۔ مترتا تلیہ دھن نہیں ، اور دیا سم دھرم ۔ اور جو نر اپنے دھرم میں ساودھان ہے ، اور دھن ، گن ، بدیا ، جس ، پربھتا کا ابھیمان نہیں کرتے ، اور جو اپنی ستری سے سنتشٹ ہیں ،

۱۔ گھاس ۔
۲۔ بے خوف ۔
۳۔ معافی ۔
۴۔ اطمینان ۔

اور ستیہوادی ہیں ، سوانت کال مکتی گتی پاتے ہیں ۔ اور جو جٹا دھاری وستر ہین نرا یدھ کو ھنتے ہیں ، وے لوگ انت سمے نرک بھوگ کرتے ہیں ، اور جو راجا رعیت کے دکھ دائیوں کو نہیں دنڈ دیتا ، وہ بھی نرک بھگتتا ہے ۔ اور جو راج پتنی یا متر کی ستری ، یا کنیا ، یا اشٹھ نو مہینے کی گربھنی سے بھوگ کرتے ہیں ، سو مہانرک میں پڑتے ہیں ، ایسا دھرم شاستر میں کہا ہے ۔

یہ سن راجا نے کہا ، آج تک نادانی سے جو پاپ کیا سو کیا ، پھر بھگوان نے چاھا تو میں نہ کروں گا ۔ راجا کے اس کہنے سے منی نے پرسن ہو کے کہا ، کہ جو تو بر مانگے سو دوں ، میں تجھ سے بہت سنتشٹ ہوا ۔ تب راجا نے کہا کہ مہاراج ! جو تم مجھ پر تشٹ ہوئے تو اپنی کنیا مجھے دو ۔ یہ سن کے منی نے اپنی پتری راجا کے گندھرب بواہ کی ریت سے بیاہ دی ، اور آپ اپنے ستھان کو گیا ۔ پھر راجا رشی کنیا کو لے اپنے نگر کی طرف چلا ، کہ رستے میں قریب آدھی دور کے سورج است[1] ہوا ، اور چندرماں اُدے[2] ۔ تب راجا ایک درخت گھنا سا دیکھ ، اس کے نیچے اتر ، گھوڑا اس کی جڑ سے باندھ ، آپ زین پوش بچھا ، دونوں سو رہے ۔

بھر دو پہر رات کے سمے ایک برھم راکشس نے آ راجا کو جگا کر کہا ، کہ ہے راجا ، میں تیری ستری کو کھاؤں گا ۔ راجا نے کہا ایسا مت کر ، جو تو مانگے گا

۱۔ غرب ۔
۲۔ طلوع ۔

سو میں دوں گا ۔ تب راکشس نے کہا کہ اے راجا ! جو تو سات برس کے براھمن کے لڑکے کا سر کاٹ کر اپنے ھاتھ سے مجھے دے تو میں اسے نہ کھاؤں ۔ راجا نے کہا ایسے ھی میں کروں گا ، پر آج کے ساتویں دن تو میرے نگر میں آئیو میں تجھے دوں گا ۔

اسی طرح سے راجا کو بچن بندھ کر راکشس اپنے ستھان کو گیا ، اور بھور ھوئے راجا بھی اپنے محل میں آ داخل ھوا ۔ منتری نے سن کے بہت سی شادی کی ، اور آکے بھیٹ دی ، اور راجا نے منتری سے وہ برتانت کہہ کر پوچھا ، کہ ساتویں دن راکشس آوے گا ، کہو اس کا یتن کیا کریں ! منتری نے کہا مہاراج ! آپ کسی بات کی چنتا نہ کیجیے ، بھگوان سب بھلا کرے گا ۔

اتنا کہہ منتری نے سوا من کنچن[1] کا ایک پتلا بنوا ، اس میں جواھر جڑوا ، ایک چھکڑے پر رکھوا ، چوراھے میں کھڑا کروا کر اس کے رکھوالوں سے کہا کہ جو کوئی اس کے دیکھنے کو آوے یہی اس سے کہو ، کہ جو براھمن اپنے سات برس کے لڑکے کا راجا کو سر کاٹنے دے سو اسے لے ۔ یہ کہہ کر چلا آیا ، پھر لوگ جو اس کے دیکھنے کو آتے تھے اس سے چوکیدار یہی کہتے تھے ۔ دو دن تو یونہی بیتے ، پر تیسرے دن اسی نگر کا ایک دربل سا براھمن ، کہ جس کے تین بیٹے تھے ، وہ یہ بات سن ، گھر میں آ ، براھمنی سے کہنے لگا ، کہ ایک پتر اپنے راجا کو بلی[2] کے واسطے دے تو سوا من سونے کا پتلا جڑاؤ

۱- سونا ۔
۲- قربانی ۔

گھر میں آوے ۔

یہ سن براھمنی بولی ، کہ چھوٹے لڑکے کو میں نہ دوں گی ۔ براھمن نے کہا ، بڑے کو میں نہ دوں گا ۔ یہ بات سن مجھلے نے کہا کہ پتا ! میرے تئیں دیجیے ۔ اس نے کہا اچھا ۔ پھر براھمن بولا کہ سنسار میں دھن ھی مول ھے ، اور دھن ھین کو سکھ کہاں ، اور جو دردری ھوا اس کا سنسار آنا برتھا[1] ھے ۔ اتنا کہہ مجھلے لڑکے کو لے جا ، چوکیداروں کو دے ، اس پتلے کو اپنے گھر لے آیا ۔ اور ادھر اس لڑکے کو لوگ منتری کے پاس لے آئے ۔ پھر جب سات دن بیت گئے ، وہ راکشس بھی آیا ، راجا نے چندن ، اکشت[2] پھول ، دھوپ ، دیپ ، نیویدیا ، پھل ، پان ، وستر ، لے اس کی پوجا کی ، اور اس لڑکے کو بلا ، کھڑگ ھاتھ میں لے بلی دینے کو کھڑا ھوا ۔ اس میں وہ لڑکا پہلے ھنسا ، پیچھے رویا ، اتنے میں راجا نے کھڑگ مارا کہ سر جدا ھو گیا ۔

سچ ھے جو گیانی کہہ گئے ھیں ، ستری سنسار میں دکھ کی کھان ھے ، اور بنتی کا گھر ، ساھس کی گرانے والی ، اور موہ کی کرنے والی ، دھرم کی ھرنے والی ، ایسی جوبش کی جڑ ھو اسے آتم کن نے کہا ھے ، اور ایسا کہا ھے ، کہ آپدا کے لیے دھن رکھیے ، اور دھن دے کے ستری کی رکشا کیجے ، اور دھن ستری دے کے اپنے جی کو بچائیے ۔

۱- فضول ، بے فائدہ
۲- دھان ۔

اتنی کتھا کہہ بیتال بولا کہ ہے راجا! مرنے کے سمے آدمی روتا ہے، تو اس کی حقیقت بتا کہ وہ ہنسا کیوں؟ راجا نے کہا یہ بچار کے وہ ہنسا کہ بالک پن میں ماتا رکشا کرتی ہے، اور بڑے ہوئے سے پتا پالتا ہے۔ سمے سمے رعیت کی راجا سہائے کرتا ہے۔ سنسار کی یہ ریت ہے۔ اور میرا یہ حال ہے کہ ماتا پتا نے دھن کے لوبھ سے راجا کو دیا، اور یہ کھڑگ لیے مارنے کو کھڑا ہے، اور دیوتا کو بل کی اچھا ہے، دیا کسی کو بھی نہ آئی۔ یہ سن بیتال اسی پیڑ پر جا لٹکا، اور راجا بھی وہیں جھپٹ کے پہنچا، اور اسے باندھ، کاندھے پر رکھ، لے چلا۔

بیسویں کہانی

بیتال بولا کہ اے راجا! بسال پور نام ایک نگر ہے، وہاں کے راجا کا نام بپولیشور، اس کے نگر میں ایک بنیا تھا تس کا نام ارتھ دت، اور اس کی بیٹی کا نام اننگ منجری، شادی اس کی کنول پور کے منی نام بنیے سے کر دی تھی۔ کتنے ایک دنوں کے پیچھے وہ بنیا سمدر پار بنج[1] کو گیا۔ اور یہاں جب یہ جوان ہوئی تب ایک دن اپنے چوبارے پر کھڑی ہوئی رستے کا تماشا دیکھتی تھی، کہ اس میں ایک بھمنیٹا کملاکر نام چلا آتا تھا، ان دونوں کی چار نظریں ہوئیں، اور دیکھتے ہی موہت ہو گئے۔ پھر گھڑی ایک کے پیچھے صورت سنبھال بھمنیٹا برہ سے بیاکل ہو اپنے دوست کے گھر گیا، اور یہاں وہ بھی اس کی جدائی کی پیر سے نپٹ بے چینی میں تھی، کہ اتنے میں سکھی نے آن کے اٹھایا پر اسے کچھ اپنی سدھ نہ تھی۔ پھر اس نے گلاب چھڑکا اور خوشبوئیاں سنگھائیں، کہ اس میں اسے ہوش آیا، اور بولی کہ اے کامدیو! مہادیو نے تجھے جلا کر بھسم کیا، تس پر بھی تو اپنی کھٹائی[2] سے نہیں چوکتا، اور بن اپرادھ[3] کے اولاؤں کو آن کے دکھ دیتا ہے۔

---

۱ - تجارت -
۲ - بے وفائی -
۳ - قصور -